سہیلہ صاحب

روحانیت کی طرف سفر
اردو ترجمہ

SikhBookClub.com

SGGSONLINE.COM

انڈیکس

سہیلہ صاحبہ -- 1

عبادت -- 12

فلسفہ برائے سفر -- 17

خواتین کا کردار -- 20

پگڑی کی اہمیت -- 25

آپ کے سفر میں عاجزی کلیدی جوہر -- 27

🙏🙏🙏We are distributing Free Gutkas, Divine message of the Guru globally in all the major languages, To Continue this Monumental task, please donate at https://sggsonline.com/donation

This Sewa has been done by Sewadars & SikhBookClub.

This text is only a translation and only gives the essence of the Guru's Divine word. For a more complete understanding, please read the Gurumukhi Sri Guru Granth Sahib Ji. If any errors are noticed, please notify us immediately via email at walnut@gmail.com.

Publisher

© Sikhbookclub.com

Chino, Ca 91710

ਸੋਹਿਲਾ ਰਾਗੁ ਗਉੜੀ ਦੀਪਕੀ ਮਹਲਾ ੧

1 سوہِلا راگ گوڑی دِیپکی محلہ

1 سہیلا راگو گوڑی دیپکی محلہ

ੴ ਸਤਿਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ॥

اِکْ اونکار ستگُر پرساد

رب ایک ہے، جسے ست گرو کی مہربانی سے پایا جا سکتا ہے۔

ਜੈ ਘਰਿ ਕੀਰਤਿ ਆਖੀਐ ਕਰਤੇ ਕਾ ਹੋਇ ਬੀਚਾਰੋ ॥

جے گھر کیرت آکھیِے کرتے کا ہوئے بی چارو

جس سنتوں کے ہمراہ شکل و صورت سے پاک رب کی شان گائی جاتی ہے اور خالق کائنات کی خوبیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ਤਿਤੁ ਘਰਿ ਗਾਵਹੁ ਸੋਹਿਲਾ ਸਿਵਰਿਹੁ ਸਿਰਜਣਹਾਰੋ ॥੧॥

1تِت گھر گاوہُ سوہِلا سِورو سِرجنہارو۔

اسی سنتوں کے ہمراہ اس مکان میں جاکر خالق کائنات کی شان گائیں اور اسی کی ثنا بیان کریں۔

ਤੁਮ ਗਾਵਹੁ ਮੇਰੇ ਨਿਰਭਉ ਕਾ ਸੋਹਿਲਾ ॥

تُم گاوہُ میرے نِربھاؤ کا سوہِلا

اے انسان! تم بے خوف اس واہے گرو کی تعریف کے گیت گاؤ۔

ਹਉ ਵਾਰੀ ਜਿਤੁ ਸੋਹਿਲੈ ਸਦਾ ਸੁਖੁ ਹੋਇ ॥੧॥ ਰਹਾਉ ॥

1ہَوں واری جِت سوہلے سدا سُکھ ہوئے ۔ رہاؤ۔

ساتھ میں یہ کہو کہ میں اس ست گرو پر قربان جاؤں، جس کے ذکر سے ہمیشہ خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔

ਨਿਤ ਨਿਤ ਜੀਅੜੇ ਸਮਾਲੀਅਨਿ ਦੇਖੈਗਾ ਦੇਵਣਹਾਰੁ ॥

نِت نِت جیئڑے سمالیئن دیکھے گا دیون ہار

اے انسان ! جو پالنہار رب روزانہ لامحدود تعداد جان داروں کی پرورش کر رہا ہے، وہ تمہارے ساتھ بھی فضل و احسان کا معاملہ کرے گا۔

ਤੇਰੇ ਦਾਨੈ ਕੀਮਤਿ ਨਾ ਪਵੈ ਤਿਸੁ ਦਾਤੇ ਕਵਣੁ ਸੁਮਾਰੁ ॥੨॥

2تیرے دانے قیمت نہ پوے تِس داتے کَوَن سُمار۔

اس واہے گرو کی عطا کی ہوئی چیزوں کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے، کیونکہ وہ ذات ہمیشہ رہنے والی ہے۔

ਸੰਬਤਿ ਸਾਹਾ ਲਿਖਿਆ ਮਿਲਿ ਕਰਿ ਪਾਵਹੁ ਤੇਲੁ ॥

سنبت ساہا لِکھیا مِل کر پاوہو تیل

اس دنیا سے رخصت ہونے کے لیے ساہے پتر (تقدیر میں لکھا موت کا وقت)، سال دن وغیرہ کی شکل میں پیغام لکھ کر طے کیا گیا ہے، اس لیے واہے گرو سے ملاپ کے لیے دیگر سادھوؤں کے ساتھ مل کر تیل ڈالنے کا شگون بنائیں۔ یعنی موت کی صورت میں ہونے والی شادی سے پہلے نیک اعمال کریں۔

ਦੇਹੁ ਸਜਣ ਅਸੀਸੜੀਆ ਜਿਉ ਹੋਵੈ ਸਾਹਿਬ ਸਿਉ ਮੇਲੁ ॥੩॥

3دیہو سجن اسیسڑیاں جِیوں ہووے صاحب سیئوں میل۔

اے دوستو ! اب نیک خواہشات کا اظہار کرو کہ رب سے ملاقات ہو جائے۔

ਘਰਿ ਘਰਿ ਏਹੋ ਪਾਹੁਚਾ ਸਦੜੇ ਨਿਤ ਪਵੰਨਿ ॥

گھر گھر ایہو پاہو چا سدڑے نِت پَوَن

ہر ایک گھر میں اس ساہے پتر (تقدیر میں لکھے موت کے فیصلے) کو بھیجا رہا ہے، ہر روز یہ پیغام کسی نہ کسی گھر (تک پہنچ رہا ہے۔ (ہر روز کوئی نہ کوئی انتقال کر رہا ہے۔

ਸਦਣਹਾਰਾ ਸਿਮਰੀਐ ਨਾਨਕ ਸੇ ਦਿਹ ਆਵੰਨਿ ॥੪॥੧॥

1۔4سدن ہارا سِمریے نانک سے دیہہ آون۔

شری گرو نانک دیو جی بیان فرماتے ہیں کہ اے انسان ! موت کی دعوت بھیجنے والے رب کو یاد کرو؛ کیونکہ وہ دن قریب آرہا ہے۔

ਰਾਗੁ ਆਸਾ ਮਹਲਾ ੧ ॥

راگ آسا محلہ 1

راگو آسا محلہ 1۔

ਛਿਅ ਘਰ ਛਿਅ ਗੁਰ ਛਿਅ ਉਪਦੇਸ ॥

چھ گھر چھ گُر چھ اُپدیس

کائنات کی تخلیق میں چھ صحیفے ہوئے، ان کے چھ ہی خالق اور تعلیمات بھی اپنے اپنے طریقے سے چھ ہی ہیں۔

ਗੁਰੁ ਗੁਰੁ ਏਕੋ ਵੇਸ ਅਨੇਕ ॥੧॥

1۔ گُر گُر ایکو ویس انیک

لیکن ان کا بنیادی عنصر صرف ایک ہی رب ہے، جس کی لامحدود شکلیں ہیں۔

ਬਾਬਾ ਜੈ ਘਰਿ ਕਰਤੇ ਕੀਰਤਿ ਹੋਇ ॥

بابا جے گھر کرتے کیرت ہوئے

اے انسان ! جس صحیفے کے گھر میں شکل و صورت سے پاک رب کی تعریف ہو، وہاں اس کی تسبیح بھی ہونی چاہیے۔

ਸੋ ਘਰੁ ਰਾਖੁ ਵਡਾਈ ਤੋਇ ॥੧॥ ਰਹਾਉ ॥

1سو گھر راکھ وڈائی توئے۔ رہاؤ۔

اس صحیفہ میں مذکور باتوں پر عمل کرنے سے آپ کی دنیا اور آخرت دونوں سنور جائیں گی۔

ਵਿਸੁਏ ਚਸਿਆ ਘੜੀਆ ਪਹਰਾ ਥਿਤੀ ਵਾਰੀ ਮਾਹੁ ਹੋਆ ॥

وِسوئے چسیا گھڑیا پہرا تھِتی واری ماہ ہوا

راستہ، ذائقہ، گھڑی، وقت، تاریخ اور وار مل کر جیسے ایک پھول بنتا ہے۔

ਸੂਰਜੁ ਏਕੋ ਰੁਤਿ ਅਨੇਕ ॥

سوُرج ایکو رُت انیک

(اسی طرح موسم کئی ہیں اس کے باوجود سورج ایک ہی ہے۔(یہ اس سورج کے مختلف حصے ہیں۔

ਨਾਨਕ ਕਰਤੇ ਕੇ ਕੇਤੇ ਵੇਸ ॥੨॥੨॥

2۔2نانک کرتے کے کیتے ویس۔

اے نانک اسی طرح ! خالق کائنات کی قدرتوں کا مشاہدہ ہوتا رہتا ہے۔

ਰਾਗੁ ਧਨਾਸਰੀ ਮਹਲਾ ੧ ॥

1 راگ دھناسری محلہ

1 راگو دھناسری محلہ

ਗਗਨ ਮੈ ਥਾਲੁ ਰਵਿ ਚੰਦੁ ਦੀਪਕ ਬਨੇ ਤਾਰਿਕਾ ਮੰਡਲ ਜਨਕ ਮੋਤੀ ॥

گگن مے تھال رَوچند دیِپک بنے تارکا منڈل جنک موتی

پورے آسمان کی پلیٹ میں سورج اور چاند چراغ بنے ہوئے ہیں، ستاروں کا گروپ ایسا ہے جیسا کہ پلیٹ میں موتی سجا ہوا ہو۔

ਧੂਪੁ ਮਲਆਨਲੋ ਪਵਣੁ ਚਵਰੋ ਕਰੇ ਸਗਲ ਬਨਰਾਇ ਫੂਲੰਤ ਜੋਤੀ ॥੧॥

1۔ دھوپ ملیان لَو پوَن چوَرو کرے سگل بن رائے پھوُلنت جوتی

ملَے کی پہاڑوں سے آنے والی چندن کی خوشبو دھوپ کی طرح ہے، ہوا چل رہی ہے، تمام پودوں میں جو پھول وغیرہ کھلتے ہیں، جیوتی کی طرح غیر متشکل رب کی آرتی کے لیے وقف ہیں۔

ਕੈਸੀ ਆਰਤੀ ਹੋਇ ॥

کیسی آرتی ہوئے

جمادات میں تیری کیسی انوکھی پوجا ہو رہی ہے؟

ਭਵ ਖੰਡਨਾ ਤੇਰੀ ਆਰਤੀ ॥

بھوکھنڈنا تیری آرتی

اس دنیا میں انسان کو موت و حیات دینے والے رب

ਅਨਹਤਾ ਸਬਦ ਵਾਜੰਤ ਭੇਰੀ ॥੧॥ ਰਹਾਉ ॥

انہتا سبد واجنت بھیری 1 - رہاؤ۔

کی جو ایک وید میٹھی آواز بن رہی ہے، وہ گویا ڈھول بج رہے ہیں۔

ਸਹਸ ਤਵ ਨੈਨ ਨਨ ਨੈਨ ਹਹਿ ਤੋਹਿ ਕਉ ਸਹਸ ਮੂਰਤਿ ਨਨਾ ਏਕ ਤੁੋਹੀ ॥

سہس تو نین نن نین ہے توہِ کو سہس مُورت ننا ایک تو ہی

اے ہمہ گیر بے شکل واہے گرو! آپ کی ہزاروں آنکھیں ہیں، لیکن نرگون (شکل و صورت سے پاک ہونے) کی وجہ سے آپ کی کوئی بھی آنکھیں نہیں ہیں۔ اسی طرح آپ کے ہزاروں بت ہیں، لیکن آپ کی ایک بھی شکل نہیں ہے کیونکہ آپ شکل و صورت سے پاک ہیں۔

ਸਹਸ ਪਦ ਬਿਮਲ ਨਨ ਏਕ ਪਦ ਗੰਧ ਬਿਨੁ ਸਹਸ ਤਵ ਗੰਧ ਇਵ ਚਲਤ ਮੋਹੀ ॥੨॥

سہس پدِ بمل نن ایک پد گندھ بِن سہس تَو گندھ اِو چلت موہی 2۔

اے ہمہ گیر بے شکل واہے گرو ! آپ کی ہزاروں آنکھیں ہیں، لیکن نرگون (شکل و صورت سے پاک ہونے) کی وجہ سے آپ کی کوئی بھی آنکھیں نہیں ہیں۔ اسی طرح آپ کے ہزاروں بت ہیں، لیکن آپ کی ایک بھی شکل نہیں ہے کیونکہ آپ شکل و صورت سے پاک ہیں۔

ਸਭ ਮਹਿ ਜੋਤਿ ਜੋਤਿ ਹੈ ਸੋਇ ॥

سبھ مہہ جوت جوت ہے سوئے

کائنات کی تمام مخلوقات میں اس منور شکل و صورت والے رب کی روشنی سے ہی چمک ہے۔

ਤਿਸ ਦੈ ਚਾਨਣਿ ਸਭ ਮਹਿ ਚਾਨਣੁ ਹੋਇ ॥

تِس دے چانن سبھ مہہ چانن ہوئے

اسی کی نور کے فضل سے سبھی میں زندگی کا نور ہے۔

ਗੁਰ ਸਾਖੀ ਜੋਤਿ ਪਰਗਟੁ ਹੋਇ ॥

گُر ساکھی جوت پرگٹ ہوئے

لیکن گرو کی تعلیم سے ہی یہ روشنی حاصل ہوتی ہے۔

ਜੋ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਸੁ ਆਰਤੀ ਹੋਇ ॥੩॥

3جو تِس بھاوے سو آرتی ہوئے۔

جو اس رب کو اچھا لگتا ہے، وہی اس کی آرتی ہوتی ہے۔

ਹਰਿ ਚਰਣ ਕਵਲ ਮਕਰੰਦ ਲੋਭਿਤ ਮਨੋ ਅਨਦਿਨੋ ਮੋਹਿ ਆਹੀ ਪਿਆਸਾ ॥

ہر چرن کوَل مکرند لوبھِت منو اندِنو موہِ آہی پیاسا

واہے گرو کے پیر خوب صورت پھولوں کے رس کو میرا من ترستا ہے، مجھے اسی رس کی پیاس رہتی ہے۔

ਕ੍ਰਿਪਾ ਜਲੁ ਦੇਹਿ ਨਾਨਕ ਸਾਰਿੰਗ ਕਉ ਹੋਇ ਜਾ ਤੇ ਤੇਰੈ ਨਾਇ ਵਾਸਾ ॥੪॥੩॥

3۔4کِرپا جل دیہہ نانک سارنگ کو ہوئے جاتے تیرے نائے واسا۔

اے بے شکل رب ! مجھ گنہ گار نانک کو اپنے فضل کا پانی دے، جس سے میرے من کا ٹکاؤ آپ کے نام میں ہو جائے۔

ਰਾਗੁ ਗਉੜੀ ਪੂਰਬੀ ਮਹਲਾ ੪ ॥

4 راگ گوڑی پُوربی محلہ

4 راگو گوڑی پوربی محلہ

ਕਾਮਿ ਕਰੋਧਿ ਨਗਰੁ ਬਹੁ ਭਰਿਆ ਮਿਲਿ ਸਾਧੂ ਖੰਡਲ ਖੰਡਾ ਹੇ ॥

کام کرودھ نگر بھوَ بھریا مِل سادھوُ کھنڈل کھنڈا ہے

یہ انسانی جسم مکمل طور پر چاہت اور غصہ جیسے عوارض سے بھرا ہوا ہے۔ لیکن سَنتوں کی یکتائی سے آپ نے چاہت اور غصہ کو کمزور کر دیا ہے۔

ਪੂਰਬਿ ਲਿਖਤ ਲਿਖੇ ਗੁਰੁ ਪਾਇਆ ਮਨਿ ਹਰਿ ਲਿਵ ਮੰਡਲ ਮੰਡਾ ਹੇ ॥੧॥

1پُورب لِکھت لکھے گُر پایا من ہر لِو منڈل منڈا ہے۔

جس انسان نے پہلے سے لکھے ہوئے اعمال کے ذریعے گرو کو حاصل کیا ہے، اس کا چست دماغ واہے گرو میں سمایا ہوا ہے۔

ਕਰਿ ਸਾਧੂ ਅੰਜੁਲੀ ਪੁਨੁ ਵਡਾ ਹੇ ॥

کر سادھوُ انجلی پُن وڈا ہے

سَنتوں کو ہاتھ جوڑ کر عبادت کرنا بہت نیک کام ہے۔

ਕਰਿ ਡੰਡਉਤ ਪੁਨੁ ਵਡਾ ਹੇ ॥੧॥ ਰਹਾਉ ॥

1کر ڈنڈوت پُن وڈا ہے۔ رہاؤ۔

انہیں دنڈوت پرنام (پیٹ کے بل زمیں پر لیٹ کر ہاتھ جوڑنا) بھی بہت بڑا نیک عمل ہے۔

ਸਾਕਤ ਹਰਿ ਰਸ ਸਾਦੁ ਨ ਜਾਣਿਆ ਤਿਨ ਅੰਤਰਿ ਹਉਮੈ ਕੰਡਾ ਹੇ ॥

ساکت ہر رس سادنہ جانیا تِن انتر ہوَمے کنڈا ہے

گرے ہوئے انسانوں (رحم میں لگا ہوا یا رب کو بھولے ہوئے) نے غیر متشکل رب کی خوشنودی حاصل نہیں کی ہے، کیونکہ ان کی انا میں کانٹا ہوتا ہے۔

ਜਿਉ ਜਿਉ ਚਲਹਿ ਚੁਭੈ ਦੁਖੁ ਪਾਵਹਿ ਜਮਕਾਲੁ ਸਹਹਿ ਸਿਰਿ ਡੰਡਾ ਹੇ ॥੨॥

جِیوں جِیوں چلیہہ چُبھے دُکھ پاوہِ جم کال سہے سِر ڈنڈا ہے

جیسے جیسے وہ انا کی ضد سے نکل کر زندگی کی شاہِ راہ پر چلتے ہیں، انا کا کانٹا اسے ستاتا رہتا ہے اور آخری وقت پر وہ یمو کی تکلیف برداشت کرتا ہے۔

ਹਰਿ ਜਨ ਹਰਿ ਹਰਿ ਨਾਮਿ ਸਮਾਣੇ ਦੁਖੁ ਜਨਮ ਮਰਣ ਭਵ ਖੰਡਾ ਹੇ ॥

ہر جن ہر ہر نام سمانے دُکھ جنم مرن بھَو کھنڈا ہے

اس کے علاوہ جو انسان دنیاوی آسائشوں یا مادی چیزوں کو چھوڑ کر رب کے عبادت گذار بندے بن کر اس کی یادوں میں لگے رہتے ہیں وہ آواگون کے چکر سے آزاد ہو کر دنیا کی پریشانیوں سے نجات پا لیتے ہیں۔

ਅਬਿਨਾਸੀ ਪੁਰਖੁ ਪਾਇਆ ਪਰਮੇਸਰੁ ਬਹੁ ਸੋਭ ਖੰਡ ਬ੍ਰਹਮੰਡਾ ਹੇ ॥੩॥

3ابناسی پُرکھ پایا پریسوَر بہہ سوبھ کھنڈ برہمنڈا ہے۔

انہیں غیر فانی ہمہ گیر رب مل جاتا ہے اور متعدد درجات و طبقات میں انہیں حسین و جمیل بنایا جاتا ہے۔

ਹਮ ਗਰੀਬ ਮਸਕੀਨ ਪ੍ਰਭ ਤੇਰੇ ਹਰਿ ਰਾਖੁ ਰਾਖੁ ਵਡ ਵਡਾ ਹੇ ॥

ہم گرِیب مسکین پربھ تیرے ہر راکھ راکھ وڈ وڈا ہے

اے رب ! ہم غریب اور نادار آپ کے زیر سایہ ہیں، آپ سب سے عظیم طاقت ہیں، ہمیں ان بیماریوں سے بچا۔

ਜਨ ਨਾਨਕ ਨਾਮੁ ਅਧਾਰੁ ਟੇਕ ਹੈ ਹਰਿ ਨਾਮੇ ਹੀ ਸੁਖੁ ਮੰਡਾ ਹੇ ॥੪॥੪॥

4۔4جن نانک نام اُدھار ٹیک ہے ہر نامے ہی سُکھ منڈا ہے۔

اے نانک ! انسان کو تیرے ہی نام کا سہارا ہے، واہے گرو کے کثرت سے ذکر و اذکار سے ہی روحانی خوشی حاصل ہوتی ہے۔

ਰਾਗੁ ਗਉੜੀ ਪੂਰਬੀ ਮਹਲਾ ੫ ॥

5 راگ گوڑی پُربی محلہ

5 راگو گوڑی پوربی محلہ

ਕਰਉ ਬੇਨੰਤੀ ਸੁਣਹੁ ਮੇਰੇ ਮੀਤਾ ਸੰਤ ਟਹਲ ਕੀ ਬੇਲਾ ॥

کرو بےنتی سُنہو میرے میتا سنت ٹہل کی بیلا

اے اچھی صحبت والے ساتھیو ! سنو، میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے جو انسانی جسم ملا ہے، وہ سنتوں کی خدمت کا اچھا موقع ہے۔

ਈਹਾ ਖਾਟਿ ਚਲਹੁ ਹਰਿ ਲਾਹਾ ਆਗੈ ਬਸਨੁ ਸੁਹੇਲਾ ॥੧॥

1۔ اَیہا کھاٹ چلو ہر لاہا آگے بسن سوہیلا

اگر یہ خدمت کریں گے تو اس جنم میں رب کے کثرتِ ذکر کا فیض حاصل ہوگا، جس سے آخرت کے گھر میں آسانی ہوگی۔

ਅਉਧ ਘਟੈ ਦਿਨਸੁ ਰੈਣਾਰੇ ॥

اَودھ گھٹے دِنس رینارے

اے من ! وقت گذرتے ہوئے یہ عمر دن بدن کم ہو رہی ہے۔

ਮਨ ਗੁਰ ਮਿਲਿ ਕਾਜ ਸਵਾਰੇ ॥੧॥ ਰਹਾਉ ॥

1من گُر مِل کاج سوارے ۔ رہاؤ۔

اس لیے تم گرو سے مل کر اور ان سے تعلیم حاصل کرکے اپنی زندگی کے آخر تک تمام کام مکمل کرلو۔

ਇਹੁ ਸੰਸਾਰੁ ਬਿਕਾਰੁ ਸੰਸੇ ਮਹਿ ਤਰਿਓ ਬ੍ਰਹਮ ਗਿਆਨੀ ॥

اِہ سنسار بِکار سنسے میں ترِیو برہم گیانی

اس دنیا کے تمام جاندار چاہت و غصہ، عوارض اور فریب میں مبتلا ہیں، یہاں سے کوئی تتویتا یعنی واہے گرو کے علم رکھنے والے کو ہی نجات حاصل ہوئی ہے۔

ਜਿਸਹਿ ਜਗਾਇ ਪੀਆਵੈ ਇਹੁ ਰਸੁ ਅਕਥ ਕਥਾ ਤਿਨਿ ਜਾਨੀ ॥੨॥

2جِسہہ جگائے پیاوے اِہ رس اکتھ کتھا تِن جانی۔

برائیوں میں مگن جس شخص کو رب نے خود ممتا کی نیند سے بیدار کیا اور اسے نام کا جامِ محبت پلایا، وہی اس ناقابل فہم رب کی انوکھی کہانی کو جان سکتا ہے۔

ਜਾ ਕਉ ਆਏ ਸੋਈ ਬਿਹਾਝਹੁ ਹਰਿ ਗੁਰ ਤੇ ਮਨਹਿ ਬਸੇਰਾ ॥

جا کو آئے سوئی بِہاجھوُ ہر گُرتے منہہِ بسیرا

اس لیے اے اچھی صحبت والے دوست ! جس نام، شکل اور انمول چیزوں کی تجارت کرنے آئے ہو، اسے ہی خریدو، اس من میں رب کا گھر گرو کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

ਨਿਜ ਘਰਿ ਮਹਲੁ ਪਾਵਹੁ ਸੁਖ ਸਹਜੇ ਬਹੁਰਿ ਨ ਹੋਇਗੋ ਫੇਰਾ ॥੩॥

نِج گھر محل پاوہُ سُکھ سہجے بہُر نہ ہوئے گو پھیرا

اگر آپ گرو کی پناہ لیں گے، تبھی اس دل نما گھر میں رب کا روپ بسا سکیں گے اور روحانی لذت کا مزا ملے گا، جس کے بعد اس دنیا میں آنے اور جانے کا چکر ختم ہو جائے گا۔

ਅੰਤਰਜਾਮੀ ਪੁਰਖ ਬਿਧਾਤੇ ਸਰਧਾ ਮਨ ਕੀ ਪੂਰੇ ॥

انترجامی پُرکھ بِدھاتے سردھا من کی پُورے

اے میرے دل کی بات جاننے والے ہمہ گیر موجود خالق ! میرے دل میں عمل کی لگن کی تکمیل کر۔

ਨਾਨਕ ਦਾਸੁ ਇਹੈ ਸੁਖੁ ਮਾਗੈ ਮੋ ਕਉ ਕਰਿ ਸੰਤਨ ਕੀ ਧੂਰੇ ॥੪॥੫॥

5۔4نانک داس اہےَ سُکھ مانگے مو کو کر سنتن کی دھوُرے۔

گرو صاحب بیان کرتے ہیں کہ یہ رب کا عبادت گذار بندہ صرف یہی تمنا کرتا ہے کہ مجھے صرف سَنتوں کے قدموں کی خاک بنانا دو۔

ਅਰਦਾਸ

عبادت

ੴ ਵਾਹਿਗੁਰੂ ਜੀ ਕੀ ਫ਼ਤਹਿ॥

رب ایک ہے۔ تمام فتح حیرت انگیز گرو (رب) کی ہے۔

ਸ੍ਰੀ ਭਗੌਤੀ ਜੀ ਸਹਾਇ।

قابل احترام تلوار (جسموں کو ختم کرنے والے کی شکل میں رب) ہماری مدد کریں!

ਵਾਰ ਸ੍ਰੀ ਭਗੌਤੀ ਜੀ ਕੀ ਪਾਤਸ਼ਾਹੀ ੧੦॥

دسویں گرو کے ذریعہ سنائی گئی قابل احترام تلوار کی تعریف۔

ਪ੍ਰਿਥਮ ਭਗੌਤੀ ਸਿਮਰਿ ਕੈ ਗੁਰ ਨਾਨਕ ਲਈਂ ਧਿਆਇ॥

پہلے تلوار کو یاد کرو (خدا کو برائیوں کو ختم کرنے والے کی شکل میں رب)؛ پھر نانک کو یاد کریں (ان کی روحانی شراکت پر دھیان دیں)۔

ਫਿਰ ਅੰਗਦ ਗੁਰ ਤੇ ਅਮਰਦਾਸੁ ਰਾਮਦਾਸੈ ਹੋਈਂ ਸਹਾਇ॥

پھر گرو انگد، گرو امرداس اور گرو رام داس کو یاد کریں اور ان کا دھیان کریں۔ کیا وہ ہماری مدد کرسکتے ہیں! (ان کی روحانی شراکت پر دھیان دیں)۔

ਅਰਜਨ ਹਰਗੋਬਿੰਦ ਨੋ ਸਿਮਰੌ ਸ੍ਰੀ ਹਰਿਰਾਇ॥

گرو ارجن، گرو ہرگوبند اور محترم گرو ہررائے کو یاد کریں اور ان کا دھیان کریں۔ (ان کی روحانی شراکت پر دھیان دیں)۔

ਸ੍ਰੀ ਹਰਿਕ੍ਰਿਸ਼ਨ ਧਿਆਈਐ ਜਿਸ ਡਿਠੈ ਸਭਿ ਦੁਖ ਜਾਇ॥

قابل احترام گرو ہر کرشن کو یاد کریں اور ان کا دھیان کریں، جن کے دیدار سے تمام مصائب دور ہو جاتے ہیں۔ (ان کی روحانی شراکت پر دھیان دیں)۔

ਤੇਗ ਬਹਾਦਰ ਸਿਮਰਿਐ ਘਰ ਨਉ ਨਿਧਿ ਆਵੈ ਧਾਇ॥

گرو تیگ بہادر کو یاد کریں اور پھر روحانی دولت کے نو ذرائع آپ کے گھر تیزی سے آئیں گے۔

ਸਭ ਥਾਂਈ ਹੋਇ ਸਹਾਇ॥

اے رب ! برائے کرم ہمیں راستہ دکھا کر ہر جگہ ہماری مدد کریں۔

ਦਸਵਾਂ ਪਾਤਸ਼ਾਹ ਸ੍ਰੀ ਗੁਰੂ ਗੋਬਿੰਦ ਸਿੰਘ ਸਾਹਿਬ ਜੀ! ਸਭ ਥਾਂਈ ਹੋਇ ਸਹਾਇ॥

قابل احترام دسویں گرو گوبند سنگھ (ان کی روحانی شراکت پر دھیان دیں) کو یاد کریں۔

ਦਸਾਂ ਪਾਤਸ਼ਾਹੀਆਂ ਦੀ ਜੋਤ ਸ੍ਰੀ ਗੁਰੂ ਗ੍ਰੰਥ ਸਾਹਿਬ ਜੀ ਦੇ ਪਾਠ ਦੀਦਾਰ ਦਾ ਧਿਆਨ ਧਰ ਕੇ ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

قابل احترام گرو گرنتھ صاحب میں موجود دس راجاؤں کی الہی روشنی پر غور اور دھیان کریں اور اپنے خیالات کو الہی تعلیمات کی طرف موڑیں اور گرو گرنتھ صاحب کی نظر سے خوشی حاصل کریں۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب) !

ਪੰਜਾਂ ਪਿਆਰਿਆਂ, ਚੌਹਾਂ ਸਾਹਿਬਜ਼ਾਦਿਆਂ, ਚਾਲ੍ਹੀਆਂ ਮੁਕਤਿਆਂ, ਹਠੀਆਂ ਜਪੀਆਂ, ਤਪੀਆਂ, ਜਿਨ੍ਹਾ ਨਾਮ ਜਪਿਆ, ਵੰਡ ਛਕਿਆ, ਦੇਗ ਚਲਾਈ, ਤੇਗ ਵਾਹੀ, ਦੇਖ ਕੇ ਅਣਡਿੱਠ ਕੀਤਾ, ਤਿਨ੍ਹਾਂ ਪਿਆਰਿਆਂ, ਸਚਿਆਰਿਆਂ ਦੀ ਕਮਾਈ ਦਾ ਧਿਆਨ ਧਰ ਕੇ, ਖਾਲਸਾ ਜੀ ! ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

(گرو گوبند سنگھ کے) چار بیٹوں کے پانچ متعلقین کے اعمال کے بارے میں سوچو۔ چالیس شہیدوں کی؛ ناقابل یقین عزم کے بہادر سکھوں کی؛ نام کے رنگ میں ڈوبے عبادت گذاروں کی؛ ان میں سے جو نام میں مگن تھے؛ ان لوگوں میں سے

جنہوں نے نام کا ذکر کیا اور صحبت میں اپنا کھانا کھایا۔ مفت باورچی خانے شروع کرنے والوں میں سے؛ (حق کی حفاظت کے لیے) تلوار چلانے والوں میں سے؛ دوسروں کی خامیوں کو نظر انداز کرنے والوں میں سے؛ اوپر سب خالص اور سچے عقیدت مند تھے۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب)!

ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਸਿੰਘਾਂ ਸਿੰਘਣੀਆਂ ਨੇ ਧਰਮ ਹੇਤ ਸੀਸ ਦਿੱਤੇ, ਬੰਦ ਬੰਦ ਕਟਾਏ, ਖੋਪਰੀਆਂ ਲੁਹਾਈਆਂ, ਚਰਖੜੀਆਂ ਤੇ ਚੜ੍ਹੇ, ਆਰਿਆਂ ਨਾਲ ਚਿਰਾਏ ਗਏ, ਗੁਰਦੁਆਰਿਆਂ ਦੀ ਸੇਵਾ ਲਈ ਕੁਰਬਾਨੀਆਂ ਕੀਤੀਆਂ, ਧਰਮ ਨਹੀਂ ਹਾਰਿਆ, ਸਿੱਖੀ ਕੇਸਾਂ ਸੁਆਸਾਂ ਨਾਲ ਨਿਬਾਹੀ, ਤਿਨ੍ਹਾਂ ਦੀ ਕਮਾਈ ਦਾ ਧਿਆਨ ਧਰ ਕੇ ਖਾਲਸਾ ਜੀ! ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

ان بہادر سکھ مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کے ذریعے کی گئی بے مثال خدمات کو سوچیں اور یاد کریں، جنہوں نے اپنے سر قربان کیے؛ لیکن اپنے سکھ مذہب سے دستبردار نہیں ہوئے۔ جس نے جسم کے ہر جوڑ کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیے۔ جس کی کھوپڑی نکال دی۔ جنہیں پہیوں پر باندھ کر گھمایا جاتا تھا اور ٹکڑوں میں توڑ دیا جاتا تھا، جنہیں آری سے کاٹا گیا تھا۔ جو زندہ بچ گئے تھے۔ جنہوں نے گوردواروں کے وقار کو برقرار رکھنے کے لیے اپنی جانیں قربان کیں۔ جنہوں نے اپنا سکھ مذہب ترک نہیں کیا۔ جنہوں نے اپنے سکھ مذہب کو قائم رکھا اور آخری سانس تک اپنے لمبے بالوں کو بچایا۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب)!

ਪੰਜਾਂ ਤਖਤਾਂ, ਸਰਬੱਤ ਗੁਰਦੁਆਰਿਆਂ ਦਾ ਧਿਆਨ ਧਰ ਕੇ ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

اپنے خیالات کو سبھی آسنوں اور تمام گوردواروں کی طرف موڑیں۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب)!

ਪ੍ਰਿਥਮੇ ਸਰਬੱਤ ਖਾਲਸਾ ਜੀ ਕੀ ਅਰਦਾਸ ਹੈ ਜੀ, ਸਰਬੱਤ ਖਾਲਸਾ ਜੀ ਕੋ ਵਾਹਿਗੁਰੂ, ਵਾਹਿਗੁਰੂ, ਵਾਹਿਗੁਰੂ ਚਿਤ ਆਵੇ, ਚਿੱਤ ਆਵਨ ਕਾ ਸਦਕਾ ਸਰਬ ਸੁਖ ਹੋਵੇ।

سب سے پہلے، تمام معزز خالصہ یہ دعا کریں کہ وہ آپ کے نام کا دھیان کریں۔ اور اسے مراقبہ کے ذریعے تمام لذتیں اور مسرتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔

ਜਹਾਂ ਜਹਾਂ ਖਾਲਸਾ ਜੀ ਸਾਹਿਬ, ਤਹਾਂ ਤਹਾਂ ਰਛਿਆ ਰਿਆਇਤ, ਦੇਗ ਤੇਗ ਫ਼ਤਹਿ, ਬਿਰਦ ਕੀ ਪੈਜ, ਪੰਥ ਕੀ ਜੀਤ, ਸ੍ਰੀ ਸਾਹਿਬ ਜੀ ਸਹਾਇ, ਖਾਲਸੇ ਜੀ ਕੇ ਬੋਲ ਬਾਲੇ, ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

محترم خالصہ جہاں بھی موجود ہوں، اپنی حفاظت اور فضل عطا کریں۔ مفت باورچی خانہ اور تلوار کبھی ناکام نہ ہو۔ اپنے عقیدت مندوں کی عزت بنائے رکھیں۔ سکھ لوگوں پر فتح عطا کریں؛ قابل احترام تلوار ہمیشہ ہماری مدد کو آئے۔ خالصہ کو ہمیشہ احترام ملے۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب) !

ਸਿੱਖਾਂ ਨੂੰ ਸਿੱਖੀ ਦਾਨ, ਕੇਸ ਦਾਨ, ਰਹਿਤ ਦਾਨ, ਬਿਬੇਕ ਦਾਨ, ਵਿਸਾਹ ਦਾਨ, ਭਰੋਸਾ ਦਾਨ, ਦਾਨਾਂ ਸਿਰ ਦਾਨ, ਨਾਮ ਦਾਨ, ਸ੍ਰੀ ਅੰਮ੍ਰਿਤਸਰ ਜੀ ਦੇ ਇਸ਼ਨਾਨ, ਚੌਕੀਆਂ, ਝੰਡੇ, ਬੁੰਗੇ, ਜੁਗੋ ਜੁਗ ਅਟੱਲ, ਧਰਮ ਕਾ ਜੈਕਾਰ, ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!!!

براہِ کرم سکھوں کو سکھ مذہب کا تحفہ، لمبے بالوں کا تحفہ، سکھ قوانین پر عمل کرنے کا تحفہ، الہی علم کا تحفہ، پختہ یقین کا تحفہ، یقین کا تحفہ اور نام کا سب سے بڑا تحفہ عطا کریں۔ ربا وے! گانا بجانے والو، حویلی اور بینر ہمیشہ کے لیے موجود رہیں۔ سچ کی ہمیشہ فتح ہو، بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب) !

ਸਿੱਖਾਂ ਦਾ ਮਨ ਨੀਵਾਂ, ਮਤ ਉੱਚੀ ਮਤ ਦਾ ਰਾਖਾ ਆਪ ਵਾਹਿਗੁਰੂ।

تمام سکھوں کے دل شائشتہ رہیں اور ان کا علم بلند ہو۔ ربا وے! آپ علم کے محافظ ہیں۔

ਹੇ ਨਿਮਾਣਿਆਂ ਦੇ ਮਾਣ, ਨਿਤਾਣਿਆਂ ਦੇ ਤਾਣ, ਨਿਓਟਿਆਂ ਦੀ ਓਟ, ਸੱਚੇ ਪਿਤਾ, ਵਾਹਿਗੁਰੂ! ਆਪ ਦੇ ਹਜ਼ੂਰ.....ਦੀ ਅਰਦਾਸ ਹੈ ਜੀ।

اے سچے والد، واہے گرو! آپ دین کی شان ہیں، بے بسوں کی طاقت، بے سہارا لوگوں کی پناہ گاہ ہیں، ہم آپ کی بارگاہ میں عاجزی سے دعا کرتے ہیں۔(یہاں کئے گئے موقع یا دعا کی جگہ کو تبدیل کردیا کریں)۔

ਅੱਖਰ ਵਾਧਾ ਘਾਟਾ ਭੁੱਲ ਚੁੱਕ ਮਾਫ ਕਰਨੀ। ਸਰਬੱਤ ਦੇ ਕਾਰਜ ਰਾਸ ਕਰਨੇ।

برائے مہربانی اوپر دعا کو پڑھنے میں ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف کریں۔ برائے کرم سب کے مقاصد کو پورا کریں۔

ਸੋਈ ਪਿਆਰੇ ਮੇਲ, ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਮਿਲਿਆਂ ਤੇਰਾ ਨ ਚਿੱਤ ਆਵੇ। ਨਾਨਕ ਨਾਮ ਚੜ੍ਹਦੀ ਕਲਾ, ਤੇਰੇ ਭਾਣੇ ਸਰਬੱਤ ਦਾ ਭਲਾ।

برائے کرم ہمیں اُن سچے عبادت گذاروں سے ملوائیں، جن سے مل کر، ہم آپ کے نام کو یاد اور دھیان کر سکیں۔ ربا وے ! سچے گرو نانک کے ذریعے، آپ کا نام بلند ہو سکتا ہے اور آپ کی خواہش کے مطابق سب خوشحال ہو سکتے ہیں۔

ਵਾਹਿਗੁਰੂ ਜੀ ਕਾ ਖ਼ਾਲਸਾ, ਵਾਹਿਗੁਰੂ ਜੀ ਕੀ ਫਤਹਿ

خالصہ رب کا ہے۔ تمام فتح رب کی فتح ہے

سفر کے لیے فلسفہ

سکھ مت کا تصور منطق، جامعیت اور روحانی اور مادی دنیا کے لیے "بغیر کسی دکھاوے کے" نظریے کی خاصیت ہے۔ اس کی مذہبی کتاب سادگی سے نشان زد ہیں۔ سکھ اخلاقیات میں آدمی کے خود کے لیے فرض اور سماج کے لیے (سنگت) کے درمیان کوئی تضاد نہیں ہے۔

سکھ مذہب قریب قریب 500 سال پہلے گرونانک کے ذریعے بنیاد رکھی ہوئی دنیا کا سب سے قوی مذہب ہے۔ یہ ایک اعلیٰ ہستی اور کائنات کو بنانے والے (واہے گرو) میں بھروسے پر زور دیتا ہے۔ یہ مسلسل خوشیوں کے لیے ایک آسان سیدھا راستہ فراہم کرتا ہے اور محبت اور دنیاوی بھائی چارے کا پیغام پھیلاتا ہے۔ سکھ مذہب سختی سے ایک توحید پرستی وشواس ہے اور رب کو محض ایک ایسی ہستی کے طور پر تسلیم کرتا ہے جو وقت یا جگہ کی حدود کے تابع نہیں ہے۔

سکھ مذہب کا ماننا ہے کہ صرف ایک ہی رب ہے، جو خالق، پالنے والا، تباہ کرنے والا ہے اور انسانی شکل نہیں لیتا۔ پیغمبر کے نظریے کا سکھ مذہب میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ یہ دیوی دیوتاؤں اور دیگر دیوتاؤں کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔

سکھ مذہب میں اخلاقیات اور مذہب ایک ساتھ چلتے ہیں۔ روحانی ترقی کی طرف قدم بڑھانے کے لیے انسان کو روزمرہ کی زندگی میں، اخلاقی اوصاف کو پیدا کرنا چاہیے اور خوبیوں پر عمل کرنا چاہیے۔ ایمانداری، ہمدردی، سخاوت، نرمی اور عاجزی جیسے اوصاف کو صرف کوشش اور استقامت سے ہی پروان چڑھایا جاسکتا ہے۔ ہمارے عظیم گرؤں کی زندگی اس سمت میں تحریک کا ذریعہ ہے۔

سکھ مذہب سکھاتا ہے کہ انسانی زندگی کا مقصدپیدائش اور موت کے چکر کو توڑنا اور رب میں ضم ہونا ہے۔ یہ گرو کی تعلیمات پر عمل کرنے، مقدس نام (نام) پر دھیان اور خدمت اور خیراتی کام انجام دے کر پورا کیا جا سکتا ہے۔

نام راہ رب کو یاد کرنے کے لیے روزانہ عبادے پر زور دیتا ہے۔ نجات حاصل کرنے کے لیے انسان کو پانچ جذبات، کام (خواہش)، کرودھ (غصہ)، لوبھ (لالچ)، موہ (دنیاوی لگاؤ) اور اہنکار (فخر) پر قابو رکھنا ہوگا۔ سنگھ سکھ مذہب میں برت اور

مقدس مقام کی زیارت، شگون اور مراقبہ جیسے رسومات اور معمولات کو رد کر دیا گیا ہے۔ انسانی زندگی کا مقصد واہے گرو کے ساتھ ضم ہونا ہے اور یہ گرو گرنتھ صاحب کی تعلیمات پر عمل کرنے سے پورا کیا جاتا ہے۔ سکھ مذہب عبادت کے راستے یا عقیدت کے راستے پر زور دیتا ہے۔ حالاں کہ یہ علمی راستہ (علم کا راستہ) اور کرم راہ (عمل کا راستہ) کی اہمیت کو پہچانتا ہے۔ یہ روحانی مقصد تک پہنچنے کے لیے رب کے فضل حاصل کرنے کی ضرورت پر سب سے زیادہ زور دیتا ہے۔

سکھ مت ایک جدید، عقلی اور عملی مذہب ہے۔ اس کا ماننا ہے کہ عام خاندانی زندگی (آل و اولاد) کی نجات کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ نجات حاصل کرنے کے لیے برہم چاریہ یا دنیا کا ترک کرنا ضروری نہیں ہے۔ دنیاوی برائیوں اور لالچوں سے الگ رہنا ممکن ہے۔ ایک عقیدت مند کو دنیا میں رہنا چاہئے اور پھر بھی اپنے سر کو عام دباؤ اور ہنگاموں سے اوپر رکھنا چاہئے۔ وہ ایک عقلمند سپاہی ہونا چاہیے اور واہے گرو کے لیے سنت ہونا چاہیے۔

سکھ مذہب سبھی ملکوں میں پایا جانے والا اور "سکولر مذہب" ہے اور اس طرح ذات، عقیدہ، نسل یا جنس کی بنیاد پر تمام بھیدوں کو خارج کرتا ہے۔یہ مانتا ہے کہ رب کی نظر میں سبھی انسان برابر ہیں۔ گرووں نے عورتوں کی برابری پر زور دیا اور بچیوں کے قتل اور ستی (بیوہ کو جلانے) کے رواج کو خارج کر دیا۔ اس نے بیوہ کی دوبارہ شادی کو بھی فعال طور پر فروغ دیا اور پردہ کے نظام کو خارج کردیا۔ ذہن کو اس پر مرکوز رکھنے کے لیے مقدس نام (نام) کا دھیان کرنا چاہیے اور خدمت اور خیراتی کام کرنا چاہیے۔ ایمانداری سے کام (کرت کرن) کے ذریعے اپنی روزی کمانا معزز سمجھا جاتا ہے, نہ کہ بھیک مانگ کر یا بے ایمانی سے۔ دوسروں کے ساتھ اشتراک کرنا بھی ایک سماجی ذمہ داری ہے۔ انسان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ دسوند (اپنی کمائی کے 10%) کے ذریعے ضرورت مندوں کی مدد کرے گا۔ سیوا، سماجی خدمات بھی سکھ مذہب کا ایک لازمی حصہ ہے۔ ہر گوردوارے میں مفت سماجی کچن (لنگر) اور تمام مذاہب کے لوگوں کے لیے کھلا اس سماجی خدمات کا ایک اظہار ہے۔ سکھ مذہب یہ یقین کہ جو کچھ بھی ہوگا صحیح اور اچھا ہوگا اور امید کی وکالت کرتا ہے۔یہ مایوسی کے نظریے کو قبول نہیں کرتا۔

گروؤں کا خیال تھا کہ اس زندگی کا ایک ہدف اور ایک مقصد ہے۔ یہ خود اور رب کے ادراک کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ انسان اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔ وہ اپنے اعمال کے نتائج سے حفاظت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اس لیے اسے اپنے کاموں میں بہت محتاط رہنا چاہیے۔

سکھوں کا صحیفہ، گرو گرنتھ صاحب، ابدی گرو ہیں۔ یہی واحد مذہب ہے جس نے مقدس کتاب کو مذہبی استاد کا درجہ دیا ہے۔ سکھ مذہب میں ایک زندہ انسانی گرو (پیغمبر) کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔

خواتین کا کردار

سکھ مذہب کے اصول بتاتے ہیں کہ خواتین میں مردوں کے برابر روحیں ہوتی ہیں اور انہیں اپنی روحانیت پیدا کرنے کا مساوی حق ہوتا ہے۔ وہ مذہبی اجتماعات میں لوگوں کی رہنمائی کر سکتے ہیں، اکھنڈ رستا (مقدس صحیفوں کی مسلسل تلاوت) میں حصہ لے سکتے ہیں، کرتن (ایک گروپ میں بھجن کی تلاوت) کرسکتے ہیں، گرنتھوں (پجاری) کے طور پر کام کر سکتے ہیں۔ وہ تمام مذہبی، ثقافتی، سماجی اور سیکولر سرگرمیوں میں حصہ لے سکتے ہیں۔ سکھ مذہب مردوں اور عورتوں کو برابری دینے والا دنیا کا پہلا بڑا مذہب تھا، گرو نانک نے صنفی مساوات کی تبلیغ کی، اور ان کے جانشین گرووں نے خواتین کو سکھ عبادت اور مشق کی تمام سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لینے کی ترغیب دی۔

گرو گرنتھ صاحب میں کہا گیا ہے،

عورت اور مرد، سبھی رب نے بنائے ہیں۔ یہ سب رب کا کھیل ہے۔ نانک کہتے ہیں: آپ کی پوری دنیا اچھی اور مقدس ہے۔ ایس جی جی ایس صفحہ 304

سکھ تاریخ نے مردوں کی خدمت، لگن، قربانی اور بہادری میں خواتین کا کردار برابر درج کیا ہے۔ خواتین کے اخلاقی وقار، خدمت اور ایثار کی بہت سی مثالیں سکھ روایت میں لکھی گئی ہیں۔ سکھ مذہب کے مطابق مرد اور عورت ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں۔ باہمی تعلق اور باہمی انحصار کے نظام میں جہاں مرد عورت سے پیدا ہوتا ہے اور عورت مرد کے بیج سے پیدا ہوتی ہے۔

سکھ مت کے مطابق ایک مرد اپنی زندگی میں عورت کے بغیر محفوظ اور مکمل محسوس نہیں کرسکتا ہے، اور ایک مرد کی کامیابی اس عورت کی محبت اور قربانی سے کڑی ہوئی ہے، جو اس کے ساتھ اپنی زندگی گذارتی ہے، اور اس کے برعکس۔ گرو نانک نے کہا:

یہ ایک عورت ہے جو دوڑ کو جاری رکھتی ہے" اور ہمیں "عورت کو بے کار اور مجرم نہیں سمجھنا چاہئے، [جب] لیڈر اور بادشاہ خواتین سے پیدا ہوتے ہیں"۔ ایس جی جی ایس ، صفحہ: 473۔

نجات: اٹھانے کا ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ آیا کوئی مذہب خواتین کو نجات حاصل کرنے کے قابل مانتا ہے، یہاں رب کا حصول یا اعلیٰ روحانی مقام، گرو گرنتھ صاحب میں کہا گیا ہے،

"سبھی جاندار میں رب بستا ہے، رب تمام شکلوں، نر اور مادہ پر محیط ہے" (گرو گرنتھ صاحب، صفحہ 605)۔

گرو گرنتھ صاحب کے اوپر لکھی بات سے، رب کی روشنی دونوں جنسوں کے ساتھ یکساں طور پر رہتی ہے۔ اس لیے مرد اور عورت دونوں گرو کی تعلیمات پر عمل کر کے یکساں طور پر آزادی حاصل کر سکتے ہیں۔ کوئی مذاہب میں ایک عورت کو مرد کی روحانیت میں رکاوٹ سمجھا جاتا ہے لیکن سکھ مذہب میں نہیں۔ گرو نے اسے مسترد کر دیا۔ 'سکھ مذہب پر موجودہ خیالات' میں، ایلس باسکر کہتی ہیں:

"پہلے گرو نے عورت کو مرد کے برابر رکھا... عورت مرد کے لیے رکاوٹ نہیں تھی، بلکہ رب کی خدمت کرنے اور آزادی کی تلاش میں ایک ساتھی تھی"۔

شادی

گرو نانک نے خاندان کی سفارش کی۔ ایک فیملی والے کی زندگی، برہم چاریہ اور ترک کے بجائے شوہر اور بیوی برابر کے شریک تھے اور دونوں وفاداری کے قانون کے پابند تھے۔ مقدس آیات میں، گھریلو خوشی کو ایک پیارے آئیڈیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور شادی رب سے محبت کے اظہار کے لیے ایک چل رہی شکل فراہم کرتی ہے۔ ابتدائی سکھ مت کے شاعر اور سکھ نظریے کے مستند ترجمان بھائی گرداس نے خواتین کو بہت زیادہ خراج تحسین پیش کیا ہے۔ وہ کہتا ہے:

ایک عورت اپنے والدین کے گھر میں پسندیدہ ہے، اپنے والد اور والدہ سے بہت پیار کرتی ہے۔ اپنے سسرال میں، وہ خاندان کی بنیاد ہے، اس کی خوش قسمتی کی ضمانت ہے... روحانی علم میں شرکت کرنا اور حکمت اور اعلیٰ صفات سے مالا مال، ایک عورت، مرد کا دوسرا آدھا، اسے آزادی کے دروازے تک لے جاتا ہے۔ (ورن، وی 16)

برابری کا درجہ

مردوں اور عورتوں کے درمیان یکساں جگہ کو یقینی بنانے کے لیے، گرو نے شروعات، ہدایات یا سنگت (مقدس سنگتی) اور پنگت (ایک ساتھ کھانے) کاموں میں حصہ لینے کے معاملے میں جنسوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا۔ سروپ داس بھلا، مہیما پرکاش کے مطابق، گرو امرداس نے خواتین کے پردے کے استعمال کی مخالفت کی۔ انہوں خواتین کو شاگردوں میں بعض برادریوں کی نگرانی کے لیے چنا اور ستی رواج کے خلاف تبلیغ کی۔ سکھ تاریخ میں بہت سی خواتین کے نام درج ہیں، جیسے ماتا گجری، مائی بھاگو، ماتا سندری، رانی صاحب کور، رانی سدا کور اور مہارانی جند کور، جنھوں نے اپنے دور کے واقعات میں اہم کردار ادا کیا۔

تعلیم

سکھ مذہب میں تعلیم کو بہت اہم سمجھا جاتا ہے۔ یہ کسی کی بھی کامیابی کی کنجی ہے۔ یہ شخصی ترقی کا ایک طریقہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ تیسرے گرو نے کئ اسکولوں کو قائم کا۔ گرو گرنتھ صاحب میں کہا گیا ہے،

تمام الہی علم اور غور و فکر گرو کے ذریعے حاصل ہوتے ہیں" (گرو گرنتھ صاحب، صفحہ 831)۔

سبھی کے لیے تعلیم ضروری ہے اور سبھی کو سب سے اچھا بننے کے لیے کام کرنا چاہیے۔ تیسرے گرو کی طرف سے بھیجے گئے سکھ مشنریوں میں باون خواتین تھیں۔ 'سکھ خواتین کا کردار اور حیثیت' میں ڈاکٹر مہندر کور گل لکھتی ہیں

"گرو امرداس کو بھروسہ تھا کہ کوئی بھی تعلیم اس وقت تک جڑ نہیں پکڑ سکتی؛ جب تک کہ انہیں خواتین حضرا ے قبول نہیں کرتی۔"

لباس پر پابندی

خواتین کو نقاب نہ پہننے کی ضرورت کے علاوہ، سکھ مذہب ڈریس کوڈ کے بارے میں ایک عام لیکن بہت اہم بیان دیتا ہے۔ یہ جنس سے قطع نظر تمام سکھوں پر لاگو ہوتا ہے۔ گرو گرنتھ صاحب میں کہا گیا ہے،

"ایسے کپڑے پہننے سے پرہیز کریں جن میں جسم آرام محسوس نہ کرے اور دماغ خراب خیالات سے بھرا ہو۔" ایس جی جی ایس، صفحہ 16

اس طرح سکھوں کو احساس ہوگا کہ کس قسم کے کپڑے دماغ کو برے خیالات سے بھرتے ہیں اور ان سے بچنا چاہیے۔ سکھ خواتین سے کرپان (تلوار) اور باقی کے ساتھ اپنی حفاظت کرنے کی امید کی جاتی ہے، یہ خواتین کے لیے منفرد ہے کیونکہ یہ تاریخ میں پہلی بار ہے جب خواتین سے اپنی حفاظت کرنے کی امید کی گئی تھی اور ان سے جسمانی تحفظ کے لیے مردوں پر موقوف ہونے کی امید نہیں کی گئی تھی۔

ایس جی جی ایس اقتباس:

زمین اور آسمان میں مجھے کوئی اور نظر نہیں آتا۔ تمام عورتوں اور مردوں میں، اس کی روشنی چمک رہی ہے۔" ایس جی جی ایس صفحہ 223۔

عورت سے مرد کی پیدائش ہوتی ہے۔ عورت کے اندر، مرد کا تصور کیا جاتا ہے؛ عورت سے وہ جڑا ہوا ہے اور شادی شدہ ہے، عورت اس کی دوست بن جاتی ہے۔ خواتین کے ذریعے آنے والی نسلیں آتی ہیں۔ جب اس کی بیوی مر جاتی ہے تو وہ دوسری عورت کو تلاش کرتا ہے۔ وہ عورت کا پابند ہے۔ تو اسے برا کیوں کہتے ہو؟ ان ہی سے راجا پیدا ہوتے ہیں۔ عورت سے عورت پیدا ہوتی ہے۔ عورت کے بغیر، کوئی بھی نہیں ہوگا. گرو نانک، ایس جی جی ایس صفحہ 473

جہیز کے حوالے سے: "اے میرے رب، مجھے اپنا نام میری شادی کے تحفے اور جہیز کے طور پر دے دو"۔ شری گرو رام داس جی، صفحہ 78، لائن 18 ایس جی جی ایس

پردے کے رواج کے بارے میں: "رکو، رکو، بہو - اپنے چہرے کو گھونگھٹ سے مت ڈھکو، آخر میں اس سے تمہیں آدھا ڈھانچہ بھی نہیں ملے گا۔ جو تم اس سے پہلے اپنا چہرہ ڈھکا کرتی تھی اس کے قدموں پر مت چلو، اپنے چہرے کو ڈھانکنے کا صرف یہ فائدہ ہے کہ کچھ دنوں تک لوگ کہیں گے: کتنی اچھی دلہن آئی ہے۔ آپ کا گھونگھٹ تب ہی سچ ہوگا، جب آپ اچھلیں گے، ناچیں گے اور شان سے گائیں گے۔ رب کی تعریف کرو. -پی. 484، ایس جی جی ایس

خواتین اور در حقیقت تمام روحوں کو روحانی زندگی گزارنے کے لیے سختی سے حوصلہ افزائی کی گئی تھی:"آؤ، میری پیاری بہنو اور روحانی ساتھیو، مجھے اپنے آغوش میں گلے لگاؤ۔ چلو ایک ساتھ جڑتے ہیں اور ہمارے قادر مطلق مالک شوہر کی کہانیاں سناتے ہیں۔" - گرو نانک، صفحہ 17، ایس جی جی ایس۔

"دوست، باقی تمام لباس خوشی کو مار ڈالتے ہیں، اعضاء کو پہننے سے تکلیف ہوتی ہے، اور دماغ کو غلط خیالات سے بھر دیتا ہے" - ایس جی جی ایس صفحہ 16

پگڑی کی اہمیت

پگڑی ہمیشہ سے سکھ کا کبھی الگ نہ ہونے والا حصہ رہی ہے۔ تقریباً 1500 عیسوی اور سکھ مذہب کے بانی یا جنم دینے والے گرو نانک کے زمانے سے، سکھ پگڑی پہنے ہوئے ہیں۔

پگڑی یا "پگڑی" کو اکثر "پگ" یا "دستار" کی شکل میں چھوٹا کیا جاتا ہے، ایک ہی لیکھ کے لیے الگ الگ بولیوں میں الگ الگ لفظ ہیں۔ یہ سبھی لفظ مرد اور عورت دونوں کے ذریعے اپنے سر کو ڈھکنے کے لیے پہنے جانے والے کپڑے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ یہ ایک ہیڈ ڈریس ہے جس میں سر کے چاروں طرف ایک لمبے اسکارف کی طرح کپڑے کو لپیٹا جاتا ہے یا کبھی کبھی ایک اندرونی "ٹوپی" یا پٹکا ہوتا ہے۔ روایتی طور پر ہندوستان میں، پگڑی صرف معاشرے میں اعلیٰ درجہ کے مرد ہی پہنتے تھے۔ پست جگہ یا نیچی ذات کے مردوں کو پگڑی پہننے کی اجازت نہیں تھی۔

حالاں کہ بغیر کٹے ہوئے بالوں کو رکھنے کے لیے گرو گوبند سنگھ نے پانچ کے یا بھروسے کے پانچ لیکھوں میں سے ایک کی شکل میں ضروری کیا تھا، یہ لمبے وقت سے 1469 میں سکھ کی شروعات سے ہی سکھ مذہب سے جڑا ہوا ہے۔ سکھ مذہب دنیا کا واحد مذہب ہے جو سبھی بالغ لڑکوں کے لیے پگڑی پہننا ضروری قرار دیتا ہے۔۔ مغربی ممالک میں پگڑی باندھنے والے زیادہ تر لوگ سکھ ہیں۔ سکھ پگڑی کو دستار بھی کہا جاتا ہے۔ 'دستار' فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا مطلب ہے 'واہے گرو کا ہاتھ' جس کا مطلب ہے ان کی دعا۔

سکھ اپنی کئی اور خاص پگڑیوں کے لیے مشہور ہیں۔ روایتی طور پر، پگڑی عزت کی نمائندگی کرتی ہے، اور طویل عرصے سے صرف شرافت کے لیے رکھی گئی ایک چیز رہی ہے۔ ہندوستان میں مغل دور حکومت میں صرف مسلمانوں کو ہی پگڑی پہننے کی اجازت تھی۔ تمام غیر مسلموں کو اسے پہننے سے سختی سے منع کر دیا گیا تھا۔

گرو گوبند سنگھ نے مغلوں کی اس پابندی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اپنے تمام سکھوں کو پگڑیاں پہننے کے لیے کہا۔ یہ اعلیٰ اخلاقی معیارات کے اعتراف میں پہنا جانا تھا جو اس نے اپنے خالصہ پیروکاروں کے لیے تیار کیا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ اس کا خالصہ الگ ہو اور "باقی دنیا سے الگ دکھنے کے لیے" پرعزم ہو۔ وہ چاہتے تھے کہ سکھ گروؤں کے بتائے ہوئے منفرد راستے پر چلیں۔ اس طرح، ایک پگڑی والا سکھ ہمیشہ بھیڑ سے الگ رہا ہے، جیسا کہ گرو کا ارادہ تھا۔ کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ اس کے 'صاحب سپاہی' نہ صرف آسانی سے پہچانے جائیں بلکہ آسانی سے مل بھی جائیں۔

جب کوئی سکھ مرد یا عورت پگڑی پہنتا ہے تو پگڑی صرف کپڑے کی پٹی نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ سکھ کے سر کے ساتھ ایک ہی ہو جاتا ہے۔ پگڑی ساتھ ہی سکھوں کے ذریعے پہننی جانے والی عقیدے کے چار دیگر مضامین کی مزید روحانی اور دنیاوی اہمیت ہے۔ جب کہ پگڑی پہننے سے اشارہ کئی ہیں۔ خودمختاری، قربانی، عزت نفس، بہادری اور تقوی، لیکن سکھوں کے پگڑی پہننے کی بنیادی وجہ یہ ظاہر کرنا ہے -ان کے جنم داتا خالصہ گرو گوبند سنگھ کے لیے ان کی محبت، اطاعت اور احترام۔

اوپر دی ہوئی روشنی والے الفاظ کو کسی اور چیز سے تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ 'اسباب' ہو سکتے ہیں۔

پگڑی ہمارے لیے ہمارے گرو کا تحفہ ہے۔ اس طرح ہم خود کو سنگھ اور کور کی شکل میں تاج پہناتے ہیں جو ہماری اپنی اعلیٰ شعور کے لیے ذمہ داری کے تخت پر بیٹھتے ہیں۔ مردوں اور عورتوں کے لیے یکساں طور پر، یہ پراجیکٹو شناخت شاہی، فضل اور امتیاز کا اظہار کرتی ہے۔ یہ دوسروں کے لیے ایک اشارہ ہے کہ ہم کبھی نہ ختم ہونے والی تصویر میں رہتے ہیں اور سب کی خدمت کے لیے کھڑے ہیں۔ پگڑی مکمل ذمہ داری کے علاوہ کسی چیز کی نشاندہی نہیں کرتی۔ جب آپ اپنی پگڑی پہن کر باہر کھڑے ہونا چاہتے ہیں، تو آپ بغیر کسی خوف کے ایک فرد کے طور پر کھڑے ہوتے ہیں، چھ ارب لوگوں میں سے ایک فرد۔ یہ سب سے غیر معمولی کام ہے۔" (سکھ نیٹ سے نقل کیا گیا)

عاجزی آپ کے سفر کا نچوڑ ہے۔

عاجزی سکھ مذہب کا ایک اہم پہلو ہے۔ اس کے مطابق سکھوں کو رب کے سامنے عاجزی سے جھکنا چاہیے۔ عاجزی یا نرمی پنجابی میں پاس سے جڑا لفظ ہے۔ عاجزی ایک خوبی ہے، جس کی گربانی میں زور و شور سے تبلیغ کی جاتی ہے۔ اس پنجابی لفظ کا ترجمہ "عاجزی"، "مہربانی" یا "نرمی" ہے۔ کوئی شخص جس کا ذہن اس خیال سے پریشان نہ ہو کہ وہ کسی سے بہتر یا زیادہ اہم ہے۔

مسئلہ کی جگہ - اوپر صحیح جملہ نہیں ہے۔
یہ تمام انسانوں کی پرورش کے لیے ایک اہم خوبی ہے اور ایک سکھ کے ذہن کا ایک لازمی حصہ ہے اور یہ خوبی ہر وقت سکھ کے ساتھ ہونی چاہیے۔ سکھوں کے اسلحہ خانہ میں دیگر چار خصوصیات ہیں:
سچائی (شنی)، خوشی (سنتوکھ)، ہمدردی (مہربانی) اور پریم (محبت)۔
یہ پانچ خوبیاں ایک سکھ کے لیے ضروری ہیں اور ان خوبیوں کو پروان چڑھانے اور انہیں اپنی شخصیت کا حصہ بنانے کے لیے گربانی کا مراقبہ اور تلاوت کرنا ان کا فرض ہے۔
گربانی ہمیں کیا بتاتی ہے:
"عاجزی کا پھل بے حقیقی سکون اور خوشی ہے۔ عاجزی کے ساتھ وہ رب، کمال کے خزانے کا دھیان کرنا جاری رکھتے ہیں۔ رب سے آگاہ انسان عاجزی میں ڈوبا ہوا ہے۔ جس کا دل رحم سے عاجزی سے بھرا ہوا ہے۔ سکھ مذہب عاجزی کو بھیکھ مانگتا ہے۔ رب کے سامنے کٹورا۔

"صبر کو اپنے کان کی بالی، نرمی کو اپنے بھیک مانگنے کا پیالہ اور مراقبے کو

اس راکھ کو بنا لو، جو آپ اپنے جسم پر لگاتے ہیں"۔ ایس جی جی ایس صفحہ 6۔

"عاجزی کے دائرے میں لفظ حسن ہے۔ بے مثال حسن کی صورتیں ہیں۔" ایس جی جی ایس صفحہ 8۔

"عاجزی، نرمی اور عام فہم میری ساس اور سسر ہیں"۔ ایس جی جی ایس صفحہ 152۔

روحانیت کی طرف سفر

گرو گرنتھ صاحب ایک لافانی زندہ گرو، سکھ گرووں، ہندو اور مسلم سنتوں کی ایک نظم کی شکل میں لیکھ ہے۔ تحریر ان کے ذریعے سے تمام بنی نوع انسان کے لیے واہے گرو کی طرف سے ایک تحفہ ہے۔ گرو گرنتھ صاحب میں نظر کسی بھی طرح کے دکھ کے بغیر رب کے انصاف پر مبنی معاشرے کی ہے۔ جب کہ گرنتھ ہندو مذہب اور اسلام کے صحیفوں کو مانتا ہے اور ان کی عزت کرتا ہے، یہ ان مذاہب میں سے کسی ایک کے ساتھ اعلیٰ کردار، میل ملاپ نہیں دکھاتا ہے۔ گرو گرنتھ صاحب میں عورتوں کو مردوں کے برابر ہی عزت دی جاتی ہے۔ خواتین میں بھی مردوں کی طرح روحیں ہوتی ہیں اور اس طرح انہیں نجات حاصل کرنے کے مساوی مواقع کے ساتھ اپنی روحانیت پیدا کرنے کا مساوی حق ہوتا ہے۔ خواتین بہلے مذہبی اجتماعات سمیت تمام مذہبی، ثقافتی، سماجی اور سیکولر کاموں میں حصہ لے سکتی ہیں۔

سکھ مذہب مساوات، سماجی انصاف، انسانیت کی خدمت اور دوسرے مذاہب کے لیے رواداری کی وکالت کرتا ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں مہربانی، ایمان داری، نرمی اور سخاوت کے نظریات پر عمل کرتے ہوئے سکھ مذہب کا لازمی پیغام ہر وقت رب کی روحانی عقیدت اور تعظیم ہے۔ سکھ مذہب کے تین بنیادی اصول ہیں: مراقبہ کرنا اور واہے گرو کو یاد کرنا، ایماندارانہ زندگی گزارنے کے لیے کام کرنا اور دوسروں کے ساتھ اشتراک کرنا۔
روح کے لیے اس روحانی سفر پر جانے کی کوشش کرنے کے لیے مبارکباد۔ ترجمہ کبھی بھی اصل کے قریب نہیں ہو سکتا، خاص طور پر جب پورا گرو گرنتھ صاحب نظم میں ہو اور استعاروں کا استعمال کام کو بہت مشکل بنا دیتا ہے۔ الہی پیغام میں، ہندو اور مسلم افسانوی کہانیوں کا اکثر خوشی، ہرناکش، لکشمی، برہما وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ براہ کرم انہیں لفظی طور پر نہ پڑھیں بلکہ ان کے پیچھے کی بات یا پیغام کو سمجھیں۔ توجہ اس بات پر ہے کہ رب ایک ہے اور اس کے ساتھ ایک ہونا انسانی زندگی کا کام ہے۔

آپ کی زبان میں رب کا پیغام آپ تک پہنچانے کے لیے یہ کام کئی رضاکار کے ذریعے برسوں سے کیا جا رہا ہے، اگر آپ کو کوئی سوال ہے، تو براہ کرم walnut@gmail.com پر بلا جھجک ای میل کریں اور ہم اس سفر میں آپ کے ساتھ شامل ہونا پسند کریں گے۔